کانفرنس کی مقبول نظمیں

کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں جس قدر نظمیں پڑھی گئیں ہیں۔ ان میں سے اکثر وقتی تھیں، اور بلاشبہ انہوں نے اپنے وقت پر پڑھے جانے سے ایک سماں باندھ دیا تھا۔ لیکن اب بعد از وقت ہونے کی وجہ سے ان سے پورا حظ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس لئے ان میں سے ایسے حصص کا اقتباس دے دیا گیا ہے جو عام طور پر دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے
(سب ایڈیٹر)

ترجیع بند

(از جناب حکیم محمد کریم صاحب انصاری بمبئی)

تیسرا کانفرنس کے چھٹے اجلاس منعقدہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۱۶ء بمقام دارالریاست رام پور میں پڑھی گئی ۔ (سب اڈیٹر)

بناؤں نظم کی سرتاج پہلے حمد یزدانی — جسے کرتی ہے سجدہ طب و دیں کا ہو کہ یونانی
حریم کبریا ہے اس کا عقل کل بھی نامحرم — اگر ہے ذہن دیوانہ تو یاں ہے عقل دیوانی
جو پر جلتے گئے وہ نے تو ہونگے دانت پیہم کھٹے — چلے گی جامہ خارا میں کیا مقراض لسانی
افق پر ہے شفق پو یاں فلک پر ہیں ملک جو یاں — اسی کی سعی ہے آمد در فت نفس ہر دم
ہے اسکے انس سے والستہ جان انسی و جانی — دل صد چاک بلبل شانہ گو کتنا ہی سر مارے
اسی کی ذرہ میں چلتی ہے نبض روح حیوانی — رہے گی زلف در کف کہنہ میں الجھی پریشانی
اسی کا نام ہے جو ہر کہ ہو اس پیغولہ میں غول بیابانی — بشر اگر ہو اس پیغولہ میں غول بیابانی
زباں پر انبیا و اولیا کی بھی ہے لاالٰہ حصے — وہ ناداں ہیں سروں میں جنکے ہے نہ نخوت زا
مگر اس کے کن سے آب و خاک و باد و آتش میں — سبوں پر اسکی قائم ہیں عناصر جو ہیں ارکانی
ہوا نوع بشر کو ثابت کہ ہر ستارہ و ثابت — سب اسکے دست قدرت کے اٹھائیں ہیں اٹھانی
ہے انصاری تو اک بندہ اسیر بند نادانی
خدا کو وصف میں قاصر ہے سبحانی ہو کہ فانی

محمد مصطفےٰ فخر سما علی و عشرانی — کف تشخیص میں ہے جسکے کل امراض و دھانی
لب بحر و بر جسکے پانی پانی آب حیواں ہو — کیا حق نے عطا جس کو شفا کا نسخہ قرآنی
عرب خود جسپہ نازاں ہے عجم جس کا ثنا خواں — باطن نور اول ہے بظاہر عیسےٰ ثانی

نہ ہوتے غرق خوں کیونکر جو منکر تھے رسالت کے — سروں تک چڑھ گیا تھا آپکی شمشیر کا پانی
شب معراج مہر برج توحید و رسالت نے — مہ و خورشید کو بخشا وہ خلعت جو ہے نورانی
دیا نور خدا ہی نے یہ تشریف شرف ان کو — وگرنہ کھل دیتا ان کا پردہ ننگ عریانی
نگاہ کیمیا سو اُن کی چاندی ہو گئی ورنہ — یہ سب تانبے کے پترے تھے جو ہیں اجرام لمعانی
جلے نار تعصب میں ہی ساری بولہب سیرت — شہود و نکی شرارت نے بہت کی شعلہ افشانی
بنا افسون نفاثات یاں ہر موگئی سبو کے — عصائے موسوی میں واں اگر سیرت تھی ثعبانی
ہیولی کا نہ یہ رتبہ نہ صورت کی یہ صورت تھی — منور سورۂ والنور سے ہے خاک ظلمانی

ہوئے رحمت سے حق کی رحمۃ اللعالمیں پیدا
بگاڑ یاس میں پیدا بہار مارد طیں پیدا

طبیبو! شکل میں انساں ہو پر فضل خدا تم ہو — مریضو نکی شفا تم ہو دوا تم ہو دعا تم ہو
خدا نے اپنی حکمت سے تمہیں نبا میں بھیجا ہے — وجود عالم امکاں کا گویا مدعا تم ہو
بچانے ہو تمہیں امر مجھ میں اپنے مداوا سے — بشر جب ہو فنا ہونیکو تب اسکی بقا تم ہو
تمہاری ہی بدولت ہے عود میں دہر کی زینت — جو ہستی چشم بینا ہے تو اس کے تر تمہا تم ہو
شفا دیتا ہے حق لیکن شفا کا تم وسیلے ہو — نہیں ہو تم خدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو
تمہاری جو مطب میں واسطے سب کے کشادہ ہیں — غریبوں، بینواؤں، بیکسوں کا آسرا تم ہو

---

۱ پیغولہ۔ جنگل ۔ ۲ ہم تیری حمد کا احاطہ نہیں کر سکتے ۱۲ ۳ خمیر کردہ شد ۱۲ ۴ آل اسماعیل ۱۲ ۵ آل عمران ۱۲ ۶ بولہب کم رسول اللہ صلعم لہب شعلہ میں ۔ ۷ قرآن شریف میں نَفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ کفار نے رسول اللہ صلعم کے بالوں میں گرہ دیکر جادو کیا تھا سورۂ قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی اور جادو دور ہو گیا۔ ۸ ثعبان۔ اژدہا۔ سامری کے مقابلہ میں موسےٰ علیہ السلام کا عصا اژدھا بن گیا تھا ۔

مریضوں کی پسر بنتے ہو تم زور خدا تم کو — نکل جائے اجل سے کے اگر غافل ذرا تم ہو
کر دتم دست کھتے ہو جو اس کا دست و بیمار — وہا ہو مستعد لڑنے کو ہر بیچ و سا تم ہو
نہیں ہو وارث طب جانشین بوعلی سینا — مسیحا ہو تم اپنے عہد کے معجز نما تم ہو
نہ دعوی سرجری کا ہے نہ بل کیمسٹری کا ہے — خوری سو دور رہتے ہو بلا شک باخدا تم ہو

مدد اپنی کرو تم اپنی عزو شان کو دیکھو
بڑھاؤ طب کو اور بیدگ ہندوستان کو دیکھو

نہیں ہے یا رجب سرسبز یونانی طبابت تھی — کہاں چلے چڑھی تھی اسکی زور و پر خدا تھی
عرب تا عجم اور ایشیا سے یکے تا یورپ — اسی کی چار سو تھی دھوم اسی کی سب میں شہرت تھی
ہمارے سب اطبا علم و فن میں فرد کامل تھے — دکھاتے تھے وہ جوہر جس میں شان خرق عادت تھی
مدارس طب یونانی کے ہر خطہ میں تھے جاری — رواج کیمیا تھا سیمیا کی ہی اضاعت تھی
جو تھے ارباب لت علم و فن کی قدر کرتے تھے — نہ یہ پژمردہ حالت تھی نہ یہ افسردہ ہمت تھی
بچالاتے تھے فرمانبا اطبا صدق نیت سے — جو ملک و قوم کی خدمت تھی وہ ایزد کی خدمت تھی
مداوائے مرض موقوف تھا احکام قرآں پر — نہ یہ تھی مریضوں کو وہ اجزا جنمیں حرمت تھی
نہ یوں پر پرزدی ہوتی تھی ناموس شریعت کی — نکلتی خم سے یا ہر دختر رز کی نہ طاقت تھی
وہ اجزا جو ہیں ناقص اور نجس ہیں آجکل ڈاکٹ — بجائے منفعت اور سے طب انمیں مضرت تھی
جو اجزا قدرتاً ناقص ہیں بھی ہو نہیں سکتے — وہ کرتا جعل خطرت ہیں یہ کب انسان کی طاقت تھی

ہماری طب ہے یکسر تبع لازالت پیمبر ﷺ کی
ہمارے گھر کی ہے یہ دوسری طب سے تو باہر کی

مداوا کرتے ہو دنیا کا راضی ہو خدا تم سے — ثواب اسمیں بھی ملتا ہے جو ہوتی ہے خطا تم سے
غنی ہو یا دنی ہو تم سے سب کا واسطہ ٹھہرا — بھلا دیکھیں کہاں کوئی نکلکر جائیگا تم سے
مرد ڈی جز تمہارے کون اجل کا آہنی پنجہ — ملاتا ہاتھ ہے اللہ کا دست شفا تم سے
ملا ہے ہر مطب میں نسخہ فیہ شفا ﷺ سے — مریض ذاتوں کی حق میں ہوئی کا عصا تم سے
گواہی دیگا ہر بیمار صدق قلب و نیت کی — خدا پرسش نفرمائیگا کچھ روز جزا تم سے
بشر کب فتح پا سکتا ہے فوج نیر عوارض کی — غنیمو نہر ہمیشہ فتح کا ڈنکا بجا تم سے
وبا کے بحر میں انسانی کشتی کہاتی ہے چکر — ہمیشہ ناخدا کا کام لیتا ہے خدا تم سے
تمہارے سامنے امراض کی چلتی نہیں پیری — اوکھڑ تا ہے قضا کا پاؤں ملتی ہے یقاتم سے
یہ روشن ہے کہ آگے نور کے کافور ہے ظلمت — جو تم ہو پہنچ تو کوسوں بھاگ جاتی ہے وبا تم سے
جسے کہتے ہیں صحت وہ خدا کی ہے بڑی رحمت — وسیلے ہو مگر تم اس کے ہوتی ہے عطا تم سے

کتاب حق نوید جانفزا کس کے لئے لائی
تمہارے ہی عمل کو آیہ شفا ﷺ صدور آئی

بشر جب پائے بیماری تو ہو تم اسکے تیماری — ندد تم گر بکساری تو ہو جائے مرض بیماری
نہ صرف انسان کو ہر حیوان کے تم ہمدرد سچے ہو — نہیں کرتے طبابت کے تم بہتر کیونکر ہو بیطاری
تمہارا سود اسی میں ہے کہ سودا عاقبت کا ہے — معالج تم ہو دنیا کو نہیں تم کو کئی بیماری
بصدق و راستی رہتے مطب میں پیش آتی ہو — نہ تم میں کوئی عیاری نہ تم میں کوئی مکاری
جو رگ نبض پر ہاتھ آکے بیماروں کا دل رکھا — جو تم نے گرمجوشی کی ہوئی کافور بیماری
کرامات کاتبیں نے نیکیاں ہر نسخہ پر لکھیں — یہ حق سے سر خروئی ہے بظاہر ہے یہ کاری
مریضوں کو دبانا اور لینا فیس گھر گھر کر — مبارک ہو یہ اوروں کو ہو تم ہر عیب سے عاری
مریضوں کی تمہیں صبح و مسا خالص ہے ہمدردی — جو انکا خون پیتے ہیں نہیں ہو انمیں خونواری
بلا شک طب یونانی میں ہے ہر درد کی دارو — جو طب غیر کو ترجیح دے وہ ہے غلط کاری
سپر اُسدم تمہارا ہی کف تشخیص بنتا ہے — مرض کی تیغ انسان لگائی زخم جب کاری

جڑی بوٹی جو تم دو وہ ہی اکسیر انساں کی
بدلدیتے ہو تم تدبیر سے تقدیر انساں کی

مجسم خلق ہو تم اور سرتاپا مروت ہو — مرض کی تو بصلدد ہو ہو تم خرق عادت ہو
بنا ہے جسم انساں آپ خاک و باد و آتش سے — یہی موضوع ہے طب کا مرکب ہو اگر چہ مختلف ہو
ہے اخلاط پیدا جسم میں اضداد باہم سے — نہیں ہیں وہ صفت معتدل جس کی طبیعت ہو
بڑھے جب کوئی انمیں سے تو تم بڑھنے نہیں دیتے — رطوبت یا یبوست یا حرارت ہو برودت ہو
طریق طب یونانی علاج الضد بالضد ہے — خلاف اس کے قیامت تک ہی کب کانون قدرت ہے
بھلا طوفان آتش کیا بجھے طوفان آتش سے — یہ کب حکمت ہے جس کی خود طبیعت غرق حیرت ہے
کنین اک جزو ہے جنتی کا مرض میں جو ہے مستعمل — جنین اس سے ہو ساقط اور قطب کی بھی نہ رغبت ہے
تم ایسے دو گے اجزا جو مسکن ہوں حرارت کے — یہ وہ چارہ ہے جس کے متعلق قانون قدرت ہے
یہ امر اتفاقی ہے کوئی ہو جائے جو اچھا — ندد وہ نفع دے نہ ماہیت جسکی مضرت ہے
شراب اور سنکھیا کہاتے ہیں یونہی بندے شہوت کے — ہیں دونوں زہر قاتل ثمرہ دونوں کا ہلاکت ہے

نہیں طاقت کسی کی جو بدلدے حق کی فطرت کو
مطابق اپنی خطا کے کرے قانون قدرت کو

عوارض کے ہیں جو عقدے کری حل طب یونانی — تشفی دیں بھی اسکو وسائل میں ہے آسانی
نہ ہو سکتی ہے حق سے کیمیا اس کی بڑی بوٹی — ہیں جتنے گھاس پھونس اسمیں وہ ہیں اکسیر انسانی
نہ یوں کا جو نسخہ کوڑیوں اس کا ملتا ہے — کہاں بازار یورپ کے ہے طب میں ایسی ارزانی
رحم بھائی کہاں سے وہ مریض مفلس و بیکس — یہی طب ہے فقط ہمدردی انساں میں لاثانی
جو حیوانوں کا چارہ ہے طبیب اس سے کرے چارہ — اگر دیں بقل الطیب اس سے زائل ہو پریشانی
مگر اجزائے مغربیہ ہوں جو کیمیہ جن وزن میں زائد — تو کاخ خاک ہستی میں اڑیگی گرد ویرانی

ﷺ فیہ شفاء للناس آیہ قرآنی ۱۲ ﷺ آیہ ہے ویشف صدور قوم مومنین ۱۲ سلہ قانون قدرت ۱۲

یہ گھاس اور پھونس فوجیں جو ہو مقدار زیادہ — مریض کو نہ ہو پھر گا ضرر اس سے کوئی جانی
مرض گر ذرہ ہو بیمار کے کمزور کر دیتے — مقدر تا بیر قاں اور استسقا کی ہیں بانی
وہ اجزا جس سے ہو الٹا اثر گر یکا شک غالب — کریں کیوں انکو مستعمل کہ لاحق ہو تباہی
عرب ہو یا عجم ہو ایشیا ہو یا ہو افریقہ — جہاں دیکھو مرتج ہے وہاں یہ طب یونانی

ترقی اس کی ملک ہند میں اتنی سب سے بڑھ چڑھکر
ہماری سستی و غفلت سے حالت ہو گئی ابتر

دیگر

زباں میری کو تم سمجھو زبان طب یونانی — کہ میری داستاں ہے داستان طب یونانی
میں اس باغ خزاں دیدہ کا ہوں اک خوش نوا بلبل — مرا گلشن ہے نغمہ خوان طب یونانی
جگر ایسا نہیں رکھتا میں دل ایسا نہیں رکھتا — کروں کس طرح سے شرح بیان طب یونانی
کبھی اسکی زمیں تھی آسماں سے بھی کہیں اونچی — زمیں سے پست ہے آب آسمان طب یونانی
گوارہ کس طرح ہے تم کو اسکی سرد بازاری — تم ہو زینت افزائے دکان طب یونانی
تمہیں گلچیں ہو اسکے اور تمہیں اس سے نہیں واقف — کہ پامال خزاں ہے گلستان طب یونانی
تمہیں مصنف ہے کیا تم ان آنکھوں سے دیکھو — کہ یوں تاریک ہو جاتا ہے جہان طب یونانی
تم اپنی زندگی چاہو تو اسکی زندگی چاہو — تمہاری جان سے بہتر ہے جان طب یونانی

بھلاتے ہو اسے کیوں یادگار اسلاف کی ہے یہ
مٹاتے ہو اسے کیوں زندہ دار اسلاف کی ہے یہ

تم ایسے ہو تمہارے پاس بیماری نہیں آتی — مگر مشکل تو یہ ہے تم کو خودداری نہیں آتی
تسلی دلدہی تسکین و دلجوئی کہ ہے کیا شے — نہیں آتی تو اس سے تم کو دلداری نہیں آتی
تمہارا کام سچا ہے نہیں ہے شعبدہ بازی — نہیں اعجاز آتا ہے فسوں کاری نہیں آتی
قضا آتی ہے لیکن جب تمہارے پاس آتا ہے — مجبوری نہیں آتی یہ ناچاری نہیں آتی
زمانہ کو جگا سکتے ہو تم اپنی دواؤں سے — مگر اپنے لئے تدبیر بیداری نہیں آتی
خبر بھی ہے تمہارے سر پہ کیا احسان ہے طب کا — تمہیں اس بات سے شاید سبکساری نہیں آتی
اگر غافل ہو گئے طب و طبیب کی طرف سے تم — تو اک دنیا کہے گی تم کو بیماری نہیں آتی
مدد لیتی ہو اور طب کو ترقی تم نہیں دیتے — تمہیں اپنے معاون کی مددگاری نہیں آتی

ملا کس کی بدولت یہ طبابت کا شرف دیکھو
نہ دیکھو طب کی جانب تم مگر اپنی طرف دیکھو

کرو تم اتفاق ایسا کہ باہم یار ہو جاؤ — پھر اس طب کی اعانت کیلئے تیار ہو جاؤ
ترقی کے جو ہیں اسباب کھولو انکو آپس میں — پھر ان اسرار کے تم گنج اسرار ہو جاؤ
بنا کر گل ایسی جس سے عزت اور بڑھ جائے — نہ ایسا ہو کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاؤ
بہت سوئے بہت غفلت میں کھویا اپنی وقت اپنا — اب آنکھیں کھولو اب نیند سے ہوشیار ہو جاؤ
حوادث سے بچانا ہے اگر منظور طب کا — تو اسکے گرد تم آہنی دیوار ہو جاؤ
مخالف جو تمہارے سامنے اس مسئلہ کا ہو — نہ دیکھو اسکو اسکی شکل سے بیزار ہو جاؤ
کرو بحر جہاں میں ناخدائی کشتی طب کی — خدا کا نام لو اس پار سے اس پار ہو جاؤ
دکھاؤ مہر بن کر روشنی طب کی زمانہ کو — رہو قائم زمیں پر اور فلک آثار ہو جاؤ

بہت پستی میں تم ٹھہرے بہت دیکھا زوال اپنا
دکھاؤ متحد ہو کر جہاں کو اب کمال اپنا

مجھے امید ہے میری گذارش با اثر ہوگی — یہ تدبیر خلوص باہمی ہے کارگر ہوگی
نتیجہ سننے والے نا بجا نکالیں گے — اگرچہ داستاں ہے طول لیکن مختصر ہوگی
بری حالت ہے گو طب کی مگر امید ہے مجھکو — کہ اس کی خستہ حالی پر طبیبوں کی نظر ہوگی
الٰہی کو ہوگا وہ آخر طب و دیدک کا — نہیں جنکو خبر اپنی نہیں کسکی خبر ہوگی
بہار آئیگی پھر اپنے خزاں دیدہ گلستاں میں — خدا چاہے تو ہر شاخ تمنا بار ور ہوگی
جو طب کے درد سے واقف ہیں وہ یہ ہی سمجھتے ہیں — کہ آپس کی کشمکش اس کیلئے دیمک شرر ہوگی
پھر ینگے دن مقدر جاگ اٹھے گا طب و دیدک کا — مٹے گی اب سیاہی شام غم کی اب سحر ہوگی
اطبا بھائی بھائی ہیں رہیں گے متحد کیونکر — بھلا اطبا کب یک خانہ جنگی میں گنہ ہوگی

کریں اصلاح کے اسباب یوں باہم گر پیدا
کہ جیسے چند اجزا مل کے کر لیویں اثر پیدا

یہ طولی امتیں پوری طرح حاصل ہو حکمت پر — بجائے ناز کے جو منحصر ہو اپنی قسمت پر
مگر اہل نظر اس کو کمال فن نہیں کہتے — کہ تم محتاج غیر ملک کے رہو اپنی ضرورت پر
تمہیں تکمیل فن سرجری بھی اب ضروری ہے — کہ یہ ہلکا سا اک دریچہ ہے دوا ان طبابت پر
یہ جراحی ہے لیکن سیکھنے میں کیا برائی ہے — نہ حرف آئیگا کچھ اس سے تمہاری خاندان عزت پر
جو زخمی ہیں تم ان کا کچھ مداوا کر نہیں سکتے — نہیں آتا تمہیں کیا رحم بیمار و نکی حالت پر
نہیں تم کو بھی بندھتی ہے پٹی کیا تو شہ پر — پٹی تم نے کبھی باندھی ہے چشم بصیرت پر
کرو اس کو بھی حاصل یہ بھی ہے تو قیر کا باعث — کہ اور اس سے جلا ہو جائیگی حسن لیاقت پر
تمہیں مشکل نہیں ہے کام کچھ بھی زبانیں — بہر سو ہے تمہیں اپنی ذہانت پر وخذ اقت پر

ہو جسکے فرد تم ہو اک اسی کا فرد انصاری
مگر کہتا ہے اپنے دل میں سب کا درد انصاری

مرا ایک فقرہ بن گیا ہے تیر انصاری — دلوں میں کر گئی ہے گہر میری تقریر انصاری
ہوا ہے اب اثر پیدا مرے ہر درد نالوں میں — ہوئی ہے اب مری فریاد عالمگیر انصاری
نفاق قوم کی شہ رگ کے آخر ٹکڑے کر ڈالے — کہ تھا میری زباں میں جوہر شمشیر انصاری
تنزل کی شب تاریک کا منہ ہو گیا کالا — عیاں ہو نیکو اب ہی صبح پر نور انصاری

تری کا خیال آتے ہی آنکھیں کھل گئیں سبھی ۔ بیکار ہو گئی اس خواب کی تعبیر انصاری
مری تحریک نے جوڑا ہو رشتہ ہم الفت کا اطبا متحد ہیں صورت زنجیر انصاری
بھی اسد ہے اب یہ اطبا متحد ہو کر فلاح قوم کی سوچیں گے کچھ تدبیر انصاری
نے سر سے اگر چکے ستارہ طب دید کا طبیبوں اور ویدوں کی کھلے تقدیر انصاری

اطبا کا اگر اخلاص یوں ہی ہمعناں ہو گا
کسی دن منزل مقصود پر یہ کارواں ہو گا

طب یونانی اور ویدک کا اتحاد

(از جناب شفق صاحب)

آہ وہ دن جب عروج علم و فن کا دور تھا بزم ہستی میں فروغ انجمن کا دور تھا
فصل گل تھی اور کھلے تھے چمن کا دور تھا ساقی دینا و صہبائے سخن کا دور تھا
وہ چمن وہ گل وہ مل وہ دور اب باقی نہیں
مے نہیں مینا نہیں مے کش نہیں ساقی نہیں!

کچھ نہیں لیکن سبھی کچھ تھے یہیں اب کیا کہیں اک طرف تھا رشتہ جمع المتیں اب کیا کہیں
تھے جواب عیسیٰ گردوں نشیں اب کیا کہیں ہم فلک پیما تھے بالائے زمیں اب کیا کہیں
فرش سے لے عرش تک ایسا اجالا ہو گیا
عالم بالا میں اپنا بول بالا ہو گیا!

تاج رکھنے قیصر و کسریٰ خاقاں سر پہ یا نام جس نے قیصر و کسریٰ خاقاں سے لیا
تھے وہ عطر بیز ہر گل تازہ گلستاں سے یا حکمت و طب کو بھی جس نے مصر و یوناں سے لیا
وہ فلاطوں تھے کہ نکلے بڑھ کے بطلیموس سے
وہ ارسطو تھے بڑھے بقراط و جالینوس سے

فلسفے کا جس سے طے اک ایک زینہ ہو گیا زیب خاتم جوہر فن کا نگینہ ہو گیا
ہو کے روشن علم سے سینہ سفینہ ہو گیا بوعلی سینا کا دفتر اپنا سینہ ہو گیا
رازدار حکمت رازی و جابر جانی ہوئے
وہ علم تھے کہ فخر اول و ثانی ہوئے

فلسفی وہ تھے نکالا فلسفہ ہم نے نیا وہ ہندس تھے کہ پیمودار ض کی ہم نے کیا
وہ مدرس تھے کہ دیکھو درس قانون شفا ہر مرض کے چارہ گر ہر درد کے ہم تھے دوا
وہ تھلد تھے کہ موجد بن گئے ایجاد سے
لگے شاگرد ہو کر ہم سبق استاد سے

کنج یوناں اک خرابے میں تبا پیوند زمیں ہم اگر لائے نہ انکو اپنے قبضے میں کہیں
ننگ ہے بیقدر ہو جاتے جواہر کے نگیں خاک میں ملتے خزف ہو کر گہر ملے ہیں
ہم وہ ہیں شاہوں نے جوہر کی ہمارے قدر کی
قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری

علم و فن کیسا اس کے قدرداں رخصت ہوئے چارہ ساز علت بیچارگاں رخصت ہوئے
ہم مریضوں کے طبیب مہرباں رخصت ہوئے دی صدا بانگ جرس نے کاروان رخصت ہوئے
رہ گئے نقش قدم اس کارواں کے لئے
ہم فقیروں کو لکیر و نیز چلانے کے لئے

جس طرح اکثر ترقی کو تنزل ہے یہاں ہر تنزل کو ترقی کا بھی ملتا ہے نشاں
رنگ لائے کاش ایسا انقلاب آسماں پھر اسی رستے پہ لگ جائے ہمارا کارواں
حکمت یوناں کی پھر ہندوستاں میں دھوم ہو
طب و ویدک کا نہ دنیا سے نشاں معدوم ہو

سالنامہ مشیر الاطبا

اس میں ہندوستان کے مشہور ترین طبی خاندانوں کے مختصر حالات اور مکمل طب اور ہندوستان کے معروف اطبا کے مختصر حالات مخصوص مجربات اور مکمل تصاویر ہوں گی۔ رسالے کے خریداروں کیلئے خاص رعایت ہو گی فوراً آرڈر بھیجدیں۔

رعایت اور انعام

ادارہ مشیر الاطبا و چشمہ زندگی کی کتابوں اور دواؤں میں زبردست رعایت کی گئی ہے اور اس کے علاوہ انعام بھی رکھے گئے ہیں۔ صرف تھوڑی سی کوشش کر کے ایک خریدار بہم پہونچا دیجئے اور آپ انعام کے مستحق ہو جائیں گے۔

ناظم دفتر مشیر الاطبا کارخانہ چشمہ زندگی فلیمنگ روڈ لاہور

کانفرنس کی تاسیس کی تاریخ

کانفرنس کب اور کس طرح بنی

جس طرح دُنیا کی تمام عظیم الشان تحریکوں کا اوّلین تخیّل ابتدا میں ایک ایسی واحد شخصیت کے دماغ میں پرورش پاتا ہے جو وزازل سے ہی فطرت کی طرف سے اس تحریک کو عمل میں لانے اور کامیاب بنانے کے لئے مامور کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا ابتدائی تخیّل بھی ایک ایسی ہی واحد شخصیت کے دماغ میں پیدا ہوا جس نے اس کی تاسیس کی اور تاسیس کرنے کے بعد سترہ سال تک مسلسل اپنے بہترین دماغی خون کے ساتھ اس کی آبیاری کرتے ہوئے اس کی بُنیادوں کو ایسا پختہ کر دیا کہ اب کوئی سخت سے سخت بادِ مخالف بھی اس کو نہیں ہلا سکتی۔ یہ ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل مرحوم دہلوی کے لباس میں دُنیا سے روشناس ہوئی جس کی زندگی کا ازلی مقصد دیسی طبوں کی تجدید کرنا اور ان کے کھوئے ہوئے وقار کو از سرِ نو واپس لانا تھا۔ اس مقصد کے لئے اس نے اپنے تن، من، دھن سب کو نثار کر دیا اور وہ سب کچھ کیا جو ضروری تھا۔ زنانہ و مردانہ طبیہ کالج دہلی۔ ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ رسائل شفا دہلی اور آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی اس کے عام مظاہرات ہیں۔

یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی تاسیس کا اوّلین خیال کب اور کس وقت مسیح الملک کے ذہن میں آیا۔ لیکن اس خیال کا پبلک مظاہرہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء کو جمعۃ المبارک کے دن دو بجے دوپہر کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ہوا جبکہ آپ مدرسہ طبیہ (موجودہ ایورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی) کے سالانہ اجلاس میں تقریر فرما رہے تھے۔

حضرات! آج آپ کو تکلیف دینے کی غرض یہ ہے۔ کہ آج کل ہم لوگوں کو ایک روشنی کے زمانے سے مقابلہ درپیش ہے اور جو حالت طب یونانی کی ہمارے ہاتھوں ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے یہاں جدید تصنیف و تالیف کا سلسلہ بالکل بند ہے۔ ہمیں اپنی پچھلی کتابوں کی خبر ہی نہیں۔ نصابِ تعلیم میں بہت تھوڑی کتابیں داخل ہیں، جو ضروریاتِ زمانہ پر نظر کرکے بالکل کافی نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ قانون شیخ الرئیس منتہی تعلیم سمجھا جاتا ہے۔ جس کی نسبت خود شیخ قانون میں لکھتا ہے۔ انہ یتسنی علی العاقل بالاضافۃ الی الطبیب (قانون میں صرف وہی باتیں ہیں جو طبیب کے لئے ضروری ہیں) اس کے علاوہ بہت سے نئے امراض پیدا ہو گئے ہیں اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کی تدوین کی ہمیں ضرورت ہے۔

جیلانی نے قانون شیخ کی شرح لکھتے ہوئے ہر عضو کے امراض کی تشریح ختم کرکے آخر میں بہت سے وہ امراض اور اسباب، اور علامات و معالجات اپنی طرف سے اضافہ کئے ہیں جو شیخ نے نہیں لکھے تھے۔ چونکہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ اب موقوف ہے۔ اس لئے موجودہ زمانہ میں اس قسم کی تدوین کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ایک اور تاسف کی بات یہ ہے کہ طب یونانی کا بہت بڑا ذخیرہ برباد ہو رہا ہے۔ اور ہم لوگوں کو اس کا احساس تک نہیں

کانفرنس کے مختلف اجلاسوں کی روئداد

اجلاس اول

منعقدہ ۲۶، ۲۷ نومبر ۱۹۱۰ء بمقام دہلی
بصدارت عالیجناب راجہ کشن کمار صاحب رئیس سہسپور بلاری

یہ جلسہ کانفرنس کی تاسیس کا جلسہ تھا۔ اور باوجود اس بات کے کہ اس کی تیاری کے لئے وقت بہت کم ملا۔ یہ اہم جلسہ نہایت کامیاب اور شاندار ہوا۔ مقامی طبیبوں، ویدوں اور رئیسوں کے علاوہ باہر سے بھی تعداد کثیر طبیب اور وید حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقامی مشاہیر کے علاوہ باہر سے عالی جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب آنریری سکرٹری علی گڈھ کالج۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ۔ افسر الاطبا حکیم نورالحسن صاحب بھوپال حکیم محمد اسمٰعیل صاحب اجمیری پریسیڈنٹ انجمن اطبا بمبئی وغیرہ بھی شریک اجلاس تھے۔ جلسہ رائل تھیٹر میں ہوا جو نہایت محنت کے ساتھ ہندو دل اور دیگر سبزہ زار سے آراستہ کیا گیا تھا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹکٹ تھے۔ تمام اجلاس کل چار نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلے صدر مجلس استقبالیہ حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب نے خیر مقدم کی تقریر کی۔ اس کے بعد ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رابقابہ والی ریاست رامپور کا افتتاحی ایڈریس پڑھا گیا۔ اور پھر پرجوش تقریریں ہوئیں۔ نظمیں سنائی گئیں۔ مضامین پڑھے گئے اور ۲۶ تجاویز منظور ہوئیں جن میں نہایت اہم طبیبوں اور ویدوں میں اتفاق و اتحاد۔ ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کی تحقیقات۔ دیسی طب کی درس گاہوں میں علم تشریح اور جراحی کی مکمل تعلیم۔ نوجوانوں کو ابتدائے عمر کی غلطیوں سے بچانے۔ میونسپلٹیوں میں دیسی دواؤں کی نگہداشت کے لئے ماہر انسپکٹر۔ اور تنخواہ دار ویدوں اور طبیبوں کے تقرر۔ کانفرنس کے ارگن خیراتی شفاخانوں۔ پرائیویٹ طلبا کو اسناد دینے۔ سل دق اور جذام کی تحقیقات کرنے۔ طب یونانی اور ویدک کی فارماکوپیا مرتب کرنے۔ تمام ہندوستان کے ویدوں و طبیبوں کی تنظیم کرنے۔ ہندوستانیوں کے قوائے جسمانی کے انحطاط کو دور کرنے۔ ویدک اور یونانی درسگاہوں کے معیار کو بلند کرنے۔ قدیم دوجدید علم دواسازی پر کتابیں لکھنے۔ اور میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ بمبئی کے متعلق تھیں۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ء بمقام لکھنؤ
بصدارت عالیجناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج

یہ جلسہ لکھنؤ کے مشہور و معروف قیصر باغ کی سفید بارہ دری میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا تھا۔ بیرونجات سے کثرت مہمان تشریف لائے تھے۔ اُن کے لئے رہائش کا انتظام قیصر باغ کے قریب ہی چوکھی کوٹھی میں کیا گیا تھا۔ جہاں آرام و آسائش کا بہترین سامان موجود تھا۔ اس میں علاوہ ہندوستان کے مشہور و معروف اطبا اور ویدحضرات کے قریباً تمام مقامی حکام مثلاً کمشنر و ڈپٹی کمشنر و صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ نیز پرنسپل میڈیکل کالج لکھنؤ، بسول سرجن صاحب لکھنؤ۔ ڈاکٹر سورج کمار صاحب طبیب اعلیٰ دربار مہاراجہ صاحب گڈھ مقامی علمائے کرام اور رؤسائے عظام نے بھی شرکت فرمائی۔ جلسہ نہایت کامیاب اور پُررونق تھا۔ اور پورے تین دن تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوتا رہا۔ پہلے دن صدر مجلس استقبالیہ کا خیر مقدم، خطبۂ صدارت اور رپورٹ مجلس عاملہ سنائی گئی۔ جو بالاتفاق منظور ہوئی۔ اس کے بعد سات تجاویز منظور ہوئیں جن

سلہ اجلاس دوم دراصل ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والیٔ رامپور کی صدارت میں ہونا قرار پایا تھا لیکن صاحب موصوف اپنے ولی عہد کے انتقال کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اور جلسہ نواب وقار الملک کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ہیں سے حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں وفد بھیجکر طب یونانی اور ویدک کے تحفظ حقوق کی عرضداشت پیش کرنے کی تجویز قابل ذکر ہے۔ دوسرے اور تیسرے روز عالمانہ مضامین اور دلچسپ نظمیں پڑھے جانے کے بعد تیرہ تجاویز منظور ہوئیں جن میں سے طبی اور ویدک درسگاہوں کے ساتھ جڑی بوٹیوں کی کاشت۔ بڑے بڑے مقامات پر مشترکہ سرمایہ سے اعلیٰ پیمانہ پر دیسی دواخانوں کے اجراء۔ طبیبوں اور ویدوں کے اتحاد۔ دواؤں کی تشکیل مقدار۔ حکومت سے گانجہ۔ چرس اور بھنگ کو لائسنس کی ادویہ میں شریک کرنے کی استدعاء۔ پرورش اطفال اور اصول حفظان صحت کے رسائل کی اشاعت و مفت تقسیم۔ دیسی دواؤں کی تحقیقات۔ حکومت سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور اور میڈیکل کالج لکھنؤ میں طب یونانی اور ویدک کی کلاسیں کھولنے کی استدعاء۔ طبیبوں سے مطب میں مریضوں کا رجسٹر رکھنے کی درخواست۔ طب یونانی اور ویدک کی نایاب کتابوں کی اشاعت کی تحریک کے متعلق تھیں۔ اس اجلاس کے ساتھ طبی نمائش بھی ہوئی جو نہایت پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی۔

اجلاس سوم

منعقدہ ۱/۲/۳ فروری سنہ ۱۹۱۳ء بمقام دہلی

بصدارت نواب محمد اسحاق خاں صاحب رئیس جہانگیرآباد

یہ جلسہ دہلی کے سنگم تھیٹر میں ہوا۔ جو کنگ ایڈورڈ میموریل گارڈن کے قریب ہے۔ اس کے سامنے طبی نمائش کے لئے نہایت خوبصورت پنڈال بنایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور نمائش کا پنڈال نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کئے گئے تھے۔ مہمانوں کے قیام کا انتظام ہندو حضرات کے لئے بازار سیتا رام میں اور مسلمان حضرات کے لئے نواب صاحب رئیس دوجانہ کے محلسرائے واقع چاوڑی بازار میں کیا گیا تھا۔ اسٹیشن پر مہمانوں کے استقبال کا انتظام نہایت قابل تعریف اور عمدہ تھا۔ مہمانوں کو اسٹیشن سے اپنی اپنی فرودگاہ تک پہنچانے کے لئے تانگوں وغیرہ کے علاوہ ٹریموے بھی مخصوص کرائی گئی تھی جس پر مہمانان کانفرنس کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ جلسہ میں ساڑھے تین سے زیادہ کی تعداد میں مختلف مقامات سے ڈیلی گیٹ شریک ہوئے۔ علاوہ طبیبوں اور ویدوں کے ملک کے اکثر سربرآوردہ حضرات بھی شریک اجلاس ہوئے۔ اور جلسہ نہایت پُررونق اور کامیاب ہوا۔ اس جلسہ میں سترہ تجاویز منظور ہوئیں۔ جن میں سے بڑے بڑے شہروں کے طبیبوں اور ویدوں کو طبی لائبریریاں قائم کرنے کی ترغیب دلانے۔ تنقیدی اور تحقیقی کمیٹیاں بنانے۔ مشترکہ سرمایہ سے ایک طبی سٹیم پریس جاری کرنے۔ دفتر کانفرنس میں مخصوص تجربات بھیجنے۔ جڑی بوٹیوں کی کاشت کرکے طبی نمائش میں بھیجنے۔ تصنیف و تالیف۔ نمائشی اشیاء کی فراہمی۔ کانفرنس کی بہترین خدمت۔ آلات دواسازی کی ایجاد اور جڑی بوٹیوں کی تحقیقات پر تمغے دینے۔ مریضوں کے متعلق باہمی مشوروں۔ مطبوں کے ساتھ دواخانے قائم کرنے۔ اپنے اپنے کتب خانوں کی نایاب اور مفید طبی کتابوں کی فہرست بنا کر دفتر کانفرنس میں بھیجنے۔ امراض سوداوی پر زیادہ توجہ صرف کرنے وغیرہ کے متعلق تجاویز قابل ذکر ہیں۔

طبی نمائش کی ترتیب نہایت عمدہ تھی۔ اس میں ۳۸ کے قریب بلاک تھے جن میں مفرد و مرکب دوائیں۔ طبی آلات۔ جڑی بوٹیاں نایاب طبی کتابیں وغیرہ نہایت قرینے اور صفائی کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں۔ اور ناظرین کے لئے ایک خاص قسم کی دلچسپی پیدا کرتی تھیں۔ نمائش کو دیکھ کر ہر شخص کے دل میں دیسی طبوں کے متعلق نہایت عمدہ جذبات پیدا ہوتے تھے۔

اجلاس چہارم

منعقدہ ۱/۲/۳ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء بمقام امرتسر

بصدارت جناب ٹھاکر رنجیت سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرتسر

یہ جلسہ سردار ماہنل سنگھ صاحب کے عالی شان منڈوے میں نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے ہندوستان اور صوبہ پنجاب کے بڑے بڑے مقامات سے اکثر مشہور و نامور اطباء و ویدصاحبان اور دیگر حضرات تشریف فرما ہوئے تھے۔ ان بیرونی مہمانوں کے علاوہ مقامی طبابت پیشہ اور

Dr Shabistan Fatma Taiyabi

Mahiyatul Amraz

GOVERNMENT TIBBI COLLEGE PATNA

Help us in the digitization of contents of Unani Medicine. Please read, write, like, share, download, and upload the content of Unani Medicine on the internet. Your little effort will bring the Unani contents to a fingertip.

- https://unanipatho.blogspot.com
- https://shabistanfatma.wixsite.com/shabistanfatma
- https://ayushnext.ayush.gov.in/posts-by-tag?tag=unani
- https://www.slideshare.net/DrShabistanFatmaTaiy?utm_campaign=profiletracking&utm_medium=sssite&utm_source=ssslideview
- https://www.aup.org.in/about.php